تاریخ الامم والملوک
تاریخ طبری
جلد اوّل
تخلیق کائنات سے لے کر ولادت نبوی تک انبیاء اور امتوں کے واقعات
تصنیف:
علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ
نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد اوّل

حصہ اوّل۔ دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

قبل از اسلام

حصہ اوّل

ترجمہ: ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی

پیدائش ارض وسماء و تخلیق آدم سے لیکر ولادت حضرت محمدؐ تک
مختلف انبیاء تک اور انکی امتوں و بادشاہوں کے واقعات۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

نام کتاب: ــــــــ تاریخ طبری تاریخ الامم والملوک

مصنف: ــــــــ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری

ناشر: ــــــــ نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی

طبع: ــــــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن اپریل ۲۰۰۴ء

ایڈیشن: ــــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اُردو بازار کراچی

ازابتدائے آفرینش تا ابدزمانہ کی مدت

دنیا کی مجموعی عمر:

ابتداء سے انتہاء تک یعنی تخلیق آدم ؑ سے قیامت تک زمانہ کی کل مقدار کے بارے میں علمائے سلف کا اختلاف واقع ہوا ہے۔
بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ زمانے کی کل مقدار سات ہزار سال ہے اس قول کے قائل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ان سے مروی ہے کہ ''دنیا کی مجموعی عمر آخرت کے مقابلے میں سات ہزار سال ہے' اس میں چھ ہزار دوسو سال گزر چکے ہیں اور چند سو سال باقی ہیں۔
(یعنی چند صدیاں باقی ہیں نہ کہ ہزار)

بعض فرماتے ہیں کہ زمانے کی کل مقدار چھ ہزار سال ہے حضرت کعبؓ احبار سے یہی مروی ہے اور حضرت وہبؓ بن منبہ سے بھی اسی طرح نقل کیا گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دنیا کو پانچ ہزار چھ سو سال گزر چکے ہیں اور ہر زمانے میں جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام اور سلاطین گزرے ہیں' میں ان سب سے واقف ہوں راوی نے پوچھا دنیا کی کل مدت کتنی ہے فرمایا: ''چھ ہزار سال''۔

حدیثِ نبوی ﷺ:

ان میں سے درست قول وہ ہے جس کی تائید وتقویت بہت سی احادیث صحیحہ سے ہوتی ہے۔ مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ؐ فرمارہے تھے کہ تمہاری عمر گذشتہ امتوں کے مقابلے میں اتنی ہے جتنا نماز عصر سے غروب شمس تک کا وقت (یعنی جو نسبت اس قلیل وقت کو پورے دن سے ہے وہی نسبت تمہاری مجموعی عمر کو گذشتہ امتوں کی مجموعی عمر سے ہے)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ؐ فرمارہے تھے کہ: ''خبردار! بلاشبہ تمہاری عمر ان امتوں کے مقابلے میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں اتنی ہے جتنا کہ نماز عصر اور مغرب کا درمیانی وقت''۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے لیے دنیا کی عمر میں صرف اتنی مقدار بچی ہے جتنی کہ بعد نماز عصر سورج کی مقدار غروب ہونے سے باقی رہ جاتی ہے''۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس عصر کے بعد بیٹھے ہوئے تھے اور سورج ''قعقعان'' نامی پہاڑ پر چمک رہا تھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ''تمہاری عمریں گزری ہوئی امتوں کے مقابلے میں بس اتنی ہیں جتنا دن کا یہ حصہ گزرے ہوئے دن کی نسبت باقی رہ گیا ہے''۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ دیا اور سورج غروب ہونے کے قریب تھا بس قلیل سا وقت باقی رہ گیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے دنیا کی بقیہ عمر گزری ہوئی عمر کی نسبت صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا کہ یہ تمہارا دن گزرے ہوئے دن کی نسبت باقی ہے اور تم سورج کو غروب کے قریب ہی دیکھ رہے ہو۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب شمس کے قریب فرمایا کہ دنیا کا باقی ماندہ حصہ گزرے ہوئے حصہ کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے کہ تمہارے آج کے دن کا بقیہ حصہ گزرے ہوئے دن کے مقابلے میں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجے گئے ہیں اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ساتھ ملایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بھی بالکل یہی حدیث روایت کرتے ہیں اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں اور پھر حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے انگشت شہادت اور اس سے متصل (یعنی درمیانی) انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا اور کہا آپ فرما رہے تھے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دو انگلیاں (ذرا سے فرق کے ساتھ آگے پیچھے ہیں)۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری بعثت قیامت سے صرف اتنی پہلے ہے جس طرح یہ دو انگلیاں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور وسطیٰ کو جمع کیا۔

حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے سنا اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (ساتھ ساتھ) بھیجے گئے ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس قصہ کا یہ جملہ بھی سنا ہے کہ جس طرح ان دو انگلیوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے لیکن میں یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں کہ میں اس کو قتادہؒ کے حوالے سے نقل کروں یا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (یعنی یہ قول قتادہؒ کا ہے یا انسؓ بن مالک کا مجھے یہ فیصلہ کرنے میں دشواری ہے)۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور ان سے مروی ایک طریق میں یہ بھی اضافہ ہے اشار بالوسطی و السبّابة (درمیان اور انگشت کے ساتھ اشارہ فرمایا)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لائے اس نے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں کیا سنا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ تم اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح قریب قریب ہو! اور پھر اپنی دونوں انگلیوں سے انس نے اشارہ کر کے دکھایا۔

عیاش بن ولید اور عبدالرحیم ابرقی کے طرق سے بھی یہ قصہ اسی طرح مروی ہے۔

معبد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اور دونوں انگلیوں کے اشارے کر کے دکھائے۔

ابوالتیاح بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنی دو انگلیوں درمیانی اور انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔

سہیل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں اور پھر

درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کو خم کر کے دکھایا اور یہ بھی فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال دو گھوڑوں کی طرح ہے مزید فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے کسی قوم نے پیش رو کے طور پر آگے بھیجا ہو۔ پس جب اسے دشمن کے حملہ کا خطرہ ہوا تو وہ اپنے کپڑے اتار کر چیخا اور قوم کو خبر دار کیا کہ تمہیں آ لیا گیا تمہیں گھیر لیا گیا پس میں بھی وہی آدمی ہوں، وہی آدمی ہوں، وہی آدمی ہوں۔

سہل بن سعدؓ سے تین روایات جو مختلف سندوں سے مروی ہیں ان سب کا مضمون بنفسہ وہی ہے جو کہ گذشتہ روایات میں ذکر ہو چکا۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں اور قیامت اکٹھے بھیجے گئے ہیں اور قریب ہے کہ قیامت مجھ پر سبقت کر جائے۔

المستورد بن شداد الفہری نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں قیامت کے بالکل قریب بھیجا گیا ہوں اور میں نے اس پر صرف اتنی سبقت کی ہے جتنا کہ اس (وسطی) انگلی نے اس (انگشت شہادت) انگلی پر سبقت حاصل کی ہے اور راوی حدیث ابو عبداللہ نے دونوں انگلیوں کو جمع کر کے کیفیت بیان کی۔

ابو جبیرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے ساتھ ساتھ اس طرح مبعوث ہوا ہوں جس طرح کہ یہ دونوں انگلیاں، اور وسطی اور انگشت شہادت کے ساتھ ارشاد فرمایا (یعنی جس طرح وسطی کو انگشت شہادت پر تقدم حاصل ہے۔ اسی طرح مجھے قیامت پر تقدم حاصل ہے۔

ابو جبیرہ مشائخ انصار سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں اور قیامت اس طرح ہیں۔ علامہ طبری کہتے ہیں کہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد ہمارے استاد نے انگشتِ شہادت کو وسطی کے ساتھ ملا کر دکھایا اور فرمایا کہ اس طرح خم کرنے میں دونوں انگلیوں کے معمولی فرق کی طرف اشارہ ہے۔

حاصل بحث:

علامہ طبریؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ بات گذشتہ روایات صحیحہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ اس امت کے حصے میں بقیہ امم کی نسبت صرف اتنا وقت آیا ہے جتنا کہ عصر و مغرب کے درمیان ہوتا ہے۔

اس مضمون کو نبی کریم ﷺ نے مختلف الفاظ و انداز میں تعبیر فرمایا ہے جیسا کہ ماقبل میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہو چکا۔ مثلاً بعض روایات میں فرمایا دنیا کی بقیہ عمر گزری ہوئی عمر کے مقابلہ میں صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا کہ تمہارا یہ دن گزرے ہوئے دن کی نسبت باقی رہ گیا ہے اور یہ بات بعد نماز عصر ارشاد فرمائی تھی۔ کہیں اس مضمون کو اس طرح تعبیر فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔ جس طرح یہ دو انگلیاں، اور انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

کہیں فرمایا کہ میں قیامت سے صرف اس قدر مقدم و سابق ہوں۔

حاصل، ان سب کا یہی ہے کہ اس امت کی مجموعی عمر عصر و مغرب کے درمیانی وقت کے بقدر ہے۔ لہٰذا اب یہ ثابت کرنا ہے کہ عصر و مغرب کے درمیانی وقت کو کل یوم کے ساتھ کیا نسبت ہے اور یہ کل کتنی مدت بنتی ہے۔